موسمِ بسنت

موسم نے گیت گایا
آیا بسنت آیا
پھولی ہوئی ہے سرسوں، دھرتی سجی ہوئی ہے
حدِّ نگاہ پیلی چادر بچھی ہوئی ہے
پھاگن کا رنگ چھایا
آیا بسنت آیا
مہوے کی خوشبوؤں سے مہکی ہوئی فضا ہے
کوئل کی میٹھی میٹھی آتی ہوئی صدا ہے
ماحول گنگنا یا
آیا بسنت آیا
شبنم جمع ہے دیکھو پتّوں کی تھالیوں میں
موتی چمک رہے ہیں گیہوں کی بالیوں میں
منظر نظر کو بھایا
آیا بسنت آیا
مستی بھری ہوائیں ہر سمت گھومتی ہیں
آموں کی ڈالیوں میں بوروں کو چومتی ہیں
دل میں بہار لایا
آیا بسنت آیا

شرافت حسین
قاضی پورہ، ٹانڈہ، امبیڈکر نگر (یوپی)

وقت کی قدر

آج کا کام آج کر ڈالو
آج کا کام کل پہ مت ٹالو

جُرم ہے کام دھام میں سُستی
اچھی لگتی ہے پھُرتی اور چُستی

دیکھو سستی کو مار دو گولی
میٹھی رکھو زبان کی بولی

جو کہے ''چھوڑو'' دیکھا جائے گا
وہ خسارہ بہت اُٹھائے گا

کامیابی کی ہے تلاش اگر
رکھو ہر وقت کام ہی پہ نظر

ایک صوفی کی بات تو سن لو
بلکہ ان کا یہ شعر ہی رٹ لو

''کامیابی تو کام سے ہوگی''
''نہ کہ حسنِ کلام سے ہوگی''

''ذکر کے اہتمام سے ہوگی''
''فکر کے اہتمام سے ہوگی''

انصار احمد
بلوا، کرتھی جعفر پور، مئو (یوپی)